© rasailojaraid.com

متوجہ ہوئے اور فرمایا سیدزادے یہ ایسی پہیلی نہیں جو بوجھی نہ جا سکتی ہو تم میرا ایک پیغام بہ بانگِ دہل پورا پاکستانی قوم کو سنا دو میں سراپا سماعت بن کر متوجہ ہوا تو حضرت علامہ گویا ہوئے ؎

جعفر از بنگال و صادق از دکن

ننگِ ملت ، ننگِ دیں ، ننگِ وطن

میرے اوہام یقین میں مجسم ہو گئے۔ میری روح میں غیرت و انتقام کی لہر دوڑ گئی اور میں نے حضرتِ نقاش پاکستان کا پیغام ملتِ اسلامیہ کی سماعت تک پہنچانے کا عزم مصمم کر لیا۔

میں اسی سوچ میں تھا کہ مجھے حضرت علامہ نے پھر مخاطب کیا اور فرمایا سیدزادے سنو! تم اور تمہارے تمام ساتھی پوری ملتِ اسلامیہ کو میرا ایک ایک پیغام سناؤ اور یوں سناؤ جیسے محل کے بوجھل ہو جانے سے ساربان حدی خوانی میں وہ حرارت و حدت پیدا کر دیتا ہے کہ صحرا کے ذرّے بھی گوش بر آواز ہو جاتے ہیں، جاؤ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھو جب تک پوری قوم آمادۂ عمل نہ ہو جائے۔

دردِ دلِ مومن مقامِ مصطفیٰ است

آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

گر باو نرسیدی تمام بولہبی است

وہ نبوت ہے مسلماں کیلئے برگِ حشیش

جس نبوت میں نہ ہو قوت و شوکت کا پیام

اور دیکھو برخوردار دائیں بائیں سے بے نیاز ہو کر نتائج سے بے پروا ہو کر محض اللہ کی رضا کیلئے اس راستے میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر دو۔ مولانا حسرت موہانی نے فرمایا علامہ کی بات بات حکیمانہ ہے اور اسی حکیمانہ فکر سے قوم کی سمت درست کرو تاکہ پاکستانی مسلمانوں کا مستقبل تاریکیوں میں ڈوبنے سے بچ جائے۔ میں کچھ اور پوچھنا چاہتا تھا کہ امیرِ شریعت نے فرمایا اس سے بہتر کوئی پیغام نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی پروگرام نہیں۔ تمام احرار ساتھیوں سے میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ علامہ نے دو مشن تمہارے سپرد کئے ہیں ان پر کمربستہ ہو جاؤ ـــــ جاؤ جاؤ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبدالخالق خالد
راولاکوٹ (آزاد کشمیر)

نفاذِ شریعت کا عملی پہلو

خدا کے بندوں پر خدا کی سرزمین میں خدا کا قانون نافذ کرنے کی جو حکمتِ عملی پاکستان میں اختیار کی جا رہی ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں ایک شریعت کا مسودہ اور دوسرا اسے نافذ کرنے والے امراء۔ شریعت کا مسودہ تیار کرنے کی اپنے طور پر بہت زیادہ اہمیت ہے۔ مگر اس مسودے کو نافذ کرنے والے عاملین کی اہمیت اس سے بڑھ کر ہے، معاشرے کا جو طبقہ شریعت کا فہم نسبتاً زیادہ رکھتا ہے۔ وہ اساتذہ کا طبقہ پرائمری سے یونیورسٹی تک کے معلمین جن میں یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ نفاذِ شریعت کا اہم کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ یہ مقدس فریضہ اسی مقدس شعبے کو تفویض کیا جائے۔ شریعت آرڈیننس میں کوئی اصلاح طلب نقاط بھی ہوں تو عاملین شریعت اس کی نوک پلک درست کرتے ہوئے اسے اپنی حقیقی روح کے ساتھ نافذ کر لیں گے۔ یہ انتظامات ایڈہاک بنیاد پر کئے جا سکتے ہیں۔ فوری طور پر شریعت سیکرٹریٹ نظامت اور نچلی سطح پر ہزاروں کارپردازوں کی تقرری کے لئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔ جو فوری طور پر بجٹ پر بڑا بوجھ ہے۔ اگر یہ فریضہ اساتذہ کو سونپا جائے تو بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے فرائضِ منصبی کی بجا آوری کے ساتھ اضافی فریضے کے طور پر نفاذِ شریعت کے لئے بھی اپنی صلاحیت اور اوقات وقف کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نفاذِ شریعت کے لئے حسبِ ذیل شیڈول بطور تجویز پیشِ خدمت ہے۔

نفاذِ شریعت کا انتظامی ڈھانچہ

دینی جذبہ رکھنے والے اساتذہ کا چناؤ کر کے ایڈھاک بنیاد پر شریعت کا نفاذ کیا جائے۔

شریعت سیکرٹریٹ

سیکرٹری	سکیل ۲۵	سیکشن آفیسر	〃 ۱۸/۱۹
ڈپٹی سیکرٹری	〃 ۲۱	کلریکل سٹاف	

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظامتِ شریعت

ناظم	سکیل	۲۵
نائب ناظمین	〃	۱۹
ضلعی مہتمم	〃	۱۹
نائب ضلعی مہتمم	〃	۱۸
کلریکل سٹاف		

بنیادی اکائی (محلہ مسجد)

مقامی مہتمم	سکیل	۱۷
نائب مہتمم	〃	۱۶
معاونین	〃	۷، ۹

بالائی اکائی (جامع مسجد)

مہتمم	سکیل	۸
نائب مہتمم	〃	۷
معاونین	〃	۹ تا ۱۴

دائرہ کار

۱۔ نظامِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کا قیام

۲۔ امن و امان

۳۔ شریعت کی تبلیغ و تشہیر

۴۔ تنازعات کے فیصلے اور مصالحت

ناظم ضلع کی حیثیت

ضلعی ناظم کو وہی مقام دیا جائے جو مروجہ نظام میں ڈپٹی کمشنر کو حاصل ہے۔ قومی جھنڈی ڈی سی ہجائے ناظمِ ضلع کو دی جائے۔

شعبۂ خواتین

مقامات پر مشتمل علیحدہ انتظامی و عدالتی ڈھانچہ خواتین کے لئے نافذ کیا جائے

اختیارات و مراعات

۔ سالانہ خصوصی ترقی

۔ اطمینان بخش کارکردگی پر پروموشن

۔ خصوصی مراعات

۴۔ منتظمین کو مجسٹریٹ کے اختیارات تفویض کئے جائیں۔

۵۔ عاملینِ شریعت کو اہم ترین ملازمین قرار دیا جائے۔

۶۔ شریعت کو اعلیٰ ترین سروس قرار دیا جائے۔

© rasailojaraid.com